یا بصیر یا قدیر یا رشید یا احد

۷۸۶
۹۱۷

یا مدار یا مغیث یا معین المدد

بعد موت زندگی اور

# اسلام میں ایصال ثواب

از


سیدنا امیر اہلسنت مجدد دین وملت محدث عظیم مفسر فہیم مترجم قرآن کریم

حضور مناظر اعظم علامہ حافظ قاری مفتی شاہ پیر

## سید محمد انتخاب حسین

قدیری نعیمی اشرفی مداری مدظلہ البصیر

بانی مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ نعیمیہ مرادآباد شریف



ناشر

## کتب خانہ قدیریہ رشیدیہ

قدیری منزل محلہ کسرول مرادآباد شریف یوپی انڈیا۔فون:0591-2316405

ملنے کا پتہ: قدیری اکیڈمی، خانقاہ قدیریہ میٹھی کھاڑی سورت گجرات

قدیری کمپیوٹر مرکز، قدیری منزل محلہ کسرول مرادآباد شریف۔

# انتساب

شہر علم وعرفاں کی وہ عبقری شخصیت جس کی ولایت کی تصدیق
ان کے جد روحانی سیدنا تاج الفقراء غوث الاغواث حضور

## شاہ جی محمد شیر میاں

رضی اللہ المولیٰ تعالیٰ عنہ قطب پیلی بھیت شریف نے قبل از ولادت
عطا فرمائی تھی۔

وہ ذات گرامی ہے سیدنا حضور شیخ العرب والعجم مرشد محترم شبیہ سیدنا
حضور غوث اعظم حضرت علامہ الحاج شاہ

## سید محمد عبدالرشید میاں قبلہ

شہزادہ سیدنا حضور تاج الاولیاء قطب زماں حضرت علامہ مولانا الحاج شاہ

## سید محمد عبدالقدیر میاں

رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ پیلی بھیت شریف
ہر وقت جن کے چہرہ پر وقار سے انوار ولایت کا اظہار ہوتا ہے۔
جن کی سیرت سیرت احمد مختار کے سانچے میں ڈھلی ہوئی ہے۔

# انتخاب



انسان کی دو زندگیاں ہیں ایک قبل موت اور ایک بعد موت۔ انسان کو دونوں زندگیوں کا خیال رکھنا چاہیئے۔ اس زندگی کو تو ایمان اور اعمال صالحہ سے سجایا جائے اور بعد والی زندگی کو صدقات جاریہ اور ایصال ثواب سے آراستہ کیا جائے۔ ایصال ثواب کا ماحول بنایا جائے۔ تیجہ، دسواں، بیسواں، چالیسواں، برسی، قل شریف، میلاد شریف، گیارہویں شریف، یہ سب ایصال ثواب ہی کے نام ہیں۔ شب برأت کا حلوہ، محرم شریف کا کھچڑا و شربت، کونڈو کی نیاز یہ بھی سب اسی ایصال ثواب میں داخل ہیں۔

تفصیلات آئندہ صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔

الحمد لله الملك الوهاب. الرحمٰن الرحيم التواب. والصلوة والسلام علىٰ حبيبه الانتخاب. لا نظيرلهٗ ولا مثيل لهٗ ولا جواب و اٰله واصحابه الىٰ يوم الحساب. اما بعد.

پیدا ہونا، مرنا یہ تو سب کے نزدیک مسلمات میں سے ہے۔ دنیا کا کوئی بھی شخص نہ تو ولادت کا منکر ہے اور نہ موت کا۔ "مرنا ہے" یہ سب ہی جانتے ہیں لیکن کب مرنا ہے اور مرنے کے بعد پھر زندہ ہونا ہے اس بارے میں اسلامی نظریات عام مذاہب سے مختلف ہیں۔ ہر کس و ناکس کو تو معلوم نہیں کہ کب مرنا ہے مگر خاصان خدا جانتے ہیں کہ کب مرنا ہے۔

چنانچہ سیدنا تاج العرفاء غوث زماں حضرت علامہ مولانا شاہ سید محمد عبدالبصیر میاں عرف سیدنا حضور اللہ میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلی بھیت شریف نے اپنے وصال کی خبر پہلے عطا فرمائی۔

روح نکلنے کے بعد سے مُردہ مُردہ ہی ہوتا ہے اور دفن کرنے تک مُردہ ہی رہتا ہے مگر دفن کے بعد جب اتنا وقت گزر جائے کہ آدمی چالیس قدم چلے تو قبر میں منکر نکیر دو فرشتے آجاتے ہیں اور وہ اس مُردے کو جگاتے ہیں اور اس کی برزخی زندگی کا آغاز ہوتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ مُردہ جب گھر میں رکھا ہوتا ہے تو کوئی نہ اسے سلام کرتا ہے اور نہ ہی اسلام کا کوئی تقاضہ و مطالبہ ہے کہ مرنے والے کو سلام کرو۔ میت گھر میں رکھی ہے اعزاء اقرباء آرہے ہیں دیکھ رہے ہیں اور رو رہے ہیں بلک رہے ہیں کلمہ طیبہ شریف پڑھتے ہیں مگر کوئی مرنے والے کو سلام نہیں کرتا۔ یہ مُردہ ابھی چارپائی پر تھا اس چارپائی سے "تختِ غسل" پر آگیا مگر اب بھی وہی روش ہے کوئی اس کو سلام نہیں کرتا۔ میت کو نہلانا فرض کفایہ ہے۔ بعض لوگوں نے غسل دے دیا تو سب سے ساقط ہو گیا۔ جس تختے پر مردے کو نہلائیں تین یا پانچ یا سات بار اسے خوشبو سے دھونی دیں۔ جس برتن میں دھونی ہو اسے تختِ غسل کے ارد گرد پھرائیں۔

پھر میت کے جسم پر ناف سے لیکر گھٹنوں تک کپڑا ڈھانک کر اسکے کپڑے اتار لیے جائیں، اور نہلانے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر مردے کو استنجا کرائے پھر وضو کرائے۔ منھ دھلائے، ہاتھ کہنیوں سمیت دھلائے، پھر مسح کرائے، پھر دونوں پاؤں دھوئے، روئی بھگو کر ناک، دانت، مسوڑھوں، ہونٹوں کے اندرونی حصوں پر پھیر دیں۔ گل خیرو سے یا پاک صابن یا صرف پانی



سے سر کو دھوئیں پھر بائیں کروٹ لٹا کر بیری کا پانی سر سے لیکر پاؤں تک بہائیں، پھر داہنی کروٹ لٹا کر سر سے پاؤں تک بیری کا پانی بہائیں۔ پھر سہارا دیکر مردے کو بٹھائیں اور آہستہ آہستہ پیٹ پر ہاتھ پھیریں اگر کہیں نجاست نکلے دھو ڈالیں۔ اور پھر اخیر میں سر سے پاؤں تک کافور کا پانی بہا دیں۔ پھر اسکے بدن کو پاک کپڑے سے آہستہ آہستہ پونچھ دیں۔ ایک مرتبہ پورے بدن پر پانی بہانا فرض ہے اور تین مرتبہ سنت۔ جہاں نہلائیں وہاں پردہ کرلیں۔ نہلانے والے ہی موجود ہیں۔ نہلانے والے رازدار ہوں۔ نہلاتے وقت خوشبو سلگائیں مستحب ہے۔

بعد فراغت غسل مسہری میں کفن پوش جنازے کے روپ میں آگیا۔ میت کو کفن دینا فرض کفایہ ہے۔ کفن کے تین درجے ہیں۔ (۱) ضرورت (۲) کفایت (۳) سنت۔ مردے کیلئے سنت تین کپڑے ہیں۔ (۱) لفافہ (۲) ازار (۳) قمیص۔ اور عورت کے لئے پانچ کپڑے سنت ہیں۔ تین تو وہی جو مرد کیلئے ہیں اور (۴) اوڑھنی (۵) سینہ بند۔ کفن کفایت مرد کیلئے دو کپڑے ہیں۔ لفافہ، ازار۔ اور عورت کیلئے تین: لفافہ، ازار، اوڑھنی یا لفافہ، قمیص، اوڑھنی۔

کفن ضرورت یہ کہ اتنا ہو سکے کہ اس سے سارا بدن ڈھک سکے۔ لفافہ اتنا بڑا ہو کہ سر اور پاؤں کی طرف میں باندھ سکیں۔ کفن اس معیار کا ہونا چاہیئے کہ مرنے والا جس معیار کا کپڑا جمعہ وعیدین کو پہنتا تھا۔ اور عورت کا کفن اس معیار کا ہونا چاہیئے کہ جس معیار کے کپڑے پہن کر وہ میکے جاتی تھی۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ اپنے مُردوں کو سفید کپڑوں میں دفناؤ۔

اب بھی آخری دیدار تو کرتے ہیں مگر کوئی سلام نہیں کرتا۔ جنازہ نماز جنازہ کیلئے چلا۔ ایک غیر شرعی آواز آئی "بھائیو! آہستہ چلو" جبکہ اسلامی طریقہ یہ ہے کہ جنازے کو تیز درمیانی انداز سے لیکر چلا جائے کہ میت کو جھٹکے نہ لگیں اور جلد دفنا دیا جائے چونکہ مصلحت یہی ہے کہ خدانخواستہ لاش متغیر نہ ہو جائے۔ حکمت یہ ہے کہ مومن کو قبر میں دیدار رسول کرنا ہے لہٰذا اُسے جتنی جلدی اس سعادت سے بہرہ مند ہونے دیا جائے اچھا ہے۔ حدیث شریف میں ہے جو چالیس قدم جنازے کو لیکر چلے اسکے چالیس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے جو جنازے کے چاروں پایوں کو کندھا دے اللہ تعالیٰ اس کی یقینی مغفرت فرمائے گا۔ ہر

پائے کو کاندھا دیں اور دس دس قدم چلیں۔
جنازہ قبرستان پہونچ گیا۔ نماز جنازہ کا اہتمام ہوا۔ نماز جنازہ فرض کفایہ ہے ایک نے بھی پڑھ لی سب بری الذمہ ہو گئے۔ نماز جنازہ کے لئے جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے۔ بعض لوگ جوتوں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اگر جوتے پاک ہیں تو نماز ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ نماز جنازہ کی تکرار جائز نہیں۔ ہر مسلمان کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی چاہے کیسا ہی گنہگار ہو۔ سوائے چند کے: باغی، ڈاکو جو ڈکیتی ڈالتے میں مرگیا، ناحق پاسداری کرتے ہوئے مرنے والا، جس نے کئی شخصوں کو گلا گھونٹ کر مار ڈالا ہو، جس نے ماں باپ کو قتل کیا۔ خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔ نماز جنازہ میں پچھلی صف کو تمام صفوں پر فضیلت ہے۔ اگر چند جنازے ہیں تو سب کی نماز جنازہ ایک ساتھ پڑھائی جاسکتی ہے۔ سبکی نیت کرلی جائے۔
میت کو بغیر نماز پڑھے دفن کر دیا تو قبر پر نماز پڑھی جائے گی۔ نماز جنازہ مسجد میں مکروہ ہے چاہے بعض نمازی مسجد میں ہوں۔ حدیث شریف میں نماز جنازہ مسجد میں پڑھنے کی ممانعت آئی ہے۔ ایسے ہی عام راستے پر اور دوسرے کی زمین پر نماز جنازہ منع ہے جبکہ زمین کا مالک منع کرتا ہے۔ سادات کرام وعلماء کرام کی قبور پر قبے بنانا جائز ہے۔ دفن کے بعد قبر پر سرہانے سورۂ بقرہ شریف کا پہلا رکوع اور پائینتی آخری رکوع پڑھیں۔ دفن کے بعد قبر کے پاس اتنی دیر تک ٹھہرنا مستحب ہے جتنی دیر میں اونٹ ذبح کرکے اس کا گوشت تقسیم کیا جائے۔ انکے رہنے سے میت کو انس ہوتا ہے اور نکیرین کے جواب دینے میں وحشت نہ ہوگی۔ اور میت کے لئے دعاء استغفار کریں اور دعا کریں کہ سوالات نکیرین کے جوابات میں ثابت قدم رہے۔
دفن کے بعد قبر پر اذان دینا بزرگوں کا طریقہ ہے۔ سیدنا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رضی اللہ عنہ ملفوظات عزیزی صفحہ ۸۲ پر فرماتے ہیں کہ بزرگوں کا عمل ہے کہ قبر پر بعد دفن اذان کہتے ہیں۔
قبر پر بیٹھنا، سونا، چلنا، پیشاب کرنا حرام ہے۔ قبرستان، میں جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اس سے گزرنا ناجائز ہے۔ قبرستان میں جوتا پہن کر جانا منع ہے۔
حدیث شریف: حضور انور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قبرستان میں جوتا



پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا جوتے اتار دے نہ تو قبر والے کو ایذا دے نہ وہ تجھے ایذا دے۔
عہد نامہ یا شجرہ شریف قبر میں رکھنا جائز ہے۔ کفن پر عہد نامہ لکھنا جائز ہے اور مغفرت کی امید سے میت کے سینے اور پیشانی پر تسمیہ لکھنا جائز ہے۔ اور پیشانی پر تسمیہ شریف اور سینے پر کلمہ طیبہ لکھیں۔
نماز جنازہ ہوگئی، دفن کر دیا گیا کسی نے مُردے کو سلام نہ کیا۔ مگر جوں ہی چالیس قدم چلنے کی برابر وقت گزرا اور پھر قبر کی طرف واپسی ہوئی تو اسلام کا ضابطہ یہ ہے کہ قبر والوں کو سلام کرو اور کہو! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ۔ وہ وقت گیا جب یہ مُردہ تھا، اب حیات سے پھر مالا مال ہے اور عالم برزخ میں زندہ ہے۔ اور اب پھر آپکا وہی رشتہ ومعاملہ موجود ہے۔ جس طرح آپ اسکی زندگی میں اُسے سلام کرتے تھے اب بھی آپ اُسے سلام کریں، زندگی میں آپ اسے کھانا کھلاتے تھے کپڑے پہناتے تھے اب ان چیزوں کا اس کیلئے ایصال ثواب کریں۔

# ایصال ثواب

اس موضوع پر اب ہم احادیث کریمہ نقل کرتے ہیں تا کہ آپ ایصال ثواب کی شرعی اسلامی حیثیت سے باثبوت مطمئن ہو جائیں۔ یا پھر آپ کی معلومات میں اضافہ ہو جائے۔

اب آپ جم کر احادیث کریمہ ملاحظہ فرمائیں۔ اس باب میں ہم نے صرف ترجموں پر قناعت کی ہے۔ اگر ہم عربی عبارات کے ساتھ لکھیں تو اس کتاب کی ضخامت بڑھ جائے گی۔

(۱) حدیث شریف: حضور انور سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ میت اپنی قبر میں ڈوبنے والے کے مشابہ ہوتی ہے، جو فریاد کرنے والی ہوتی ہے۔ اور اپنے والدین اور برادران، اولاد و احباء کی دعاؤں کا انتظار کرتی ہے۔ تو جب اس کو وہ دعا پہنچ جاتی ہے تو وہ اسے دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے اس سے بھی پیاری ہوتی ہے۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ اہل قبور پر زمین والوں کی دعاء پہاڑوں جیسی پہونچاتا ہے اور بے شک مُردوں کی طرف زندوں کا تحفہ ان کے لئے مغفرت چاہنا ہے۔ (مشکوۃ شریف ۲۰۶)

(۲) حدیث شریف: سیدنا حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری ماں کا انتقال ہو گیا، تو کونسا صدقہ افضل ہے۔ حضور پر نور ﷺ نے فرمایا پانی۔ تو ان کی طرف سے ایک کنواں تیار کرایا گیا۔ فرمایا کہ یہ سعد کی ماں کا کنواں ہے۔ (مشکوۃ شریف ۱۶۹)

(۳) حدیث شریف: سیدنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا کہ بیشک میری ماں کا انتقال ہو چکا ہے اور میرا یہ خیال ہے کہ اگر وہ بولتی تو صدقہ کرتی۔ تو کیا اگر میں اپنی ماں کی طرف سے کچھ صدقہ کر دوں تو اس کو ثواب ملے گا۔ حضور پر نور نے فرمایا ''ہاں''۔

(مشکوۃ شریف ۱۷۲، بخاری شریف ۱۵۴، مسلم شریف ۲۲۴)

(۴) حدیث شریف: سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب انسان انتقال کر جاتا ہے تو اس کا عمل بند ہو جاتا ہے۔ مگر تین چیزیں صدقۂ نافلہ، علم، جس



سے نفع حاصل کیا جائے، صالح اولاد جو اس کے لئے دعا گو ہو۔ (جامع صغیر جلد ۱، ۲۹)

(۵) حدیث شریف: میری امت مرحومہ ہے۔ قبروں میں گناہوں کے ساتھ داخل ہوگی اور وہاں سے بے گناہ نکلے گی کہ مسلمانوں کے استغفار سے ان کو گناہوں سے پاک کر دیا جائے گا۔ (جامع صغیر جلد ۱ صفحہ ۴۳)

(۶) حدیث شریف: حضور انور سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ صدقہ اہل قبور سے ان کی گرمی کو میٹ دیتا ہے۔ (جامع صغیر جلد ۱ صفحہ ۶۹)

(۷) حدیث شریف: جب کوئی نفل صدقہ کرتا ہے اپنے والدین کی طرف سے تو وہ ان کے لئے اجر ہوگا اور اولاد کے اجر میں سے کچھ کم بھی نہ ہوگا۔ (طبرانی شریف)

(۸) حدیث شریف: جس قوم کا آدمی مر جائے اور وہ اس کی موت کے بعد صدقہ دیں تو جبریل امین اسکو نور کے تھال میں ہدیہ لیکر قبر کے کنارے پر پہونچتے ہیں اور کہتے ہیں، اے گہری قبر والے! یہ ہدیہ ہے جو تیری طرف تیرے اہل نے بھیجا ہے۔ تو وہ متوجہ ہوتا ہے اور پھر وہ اس پر داخل ہوتا ہے اور وہ اس سے خوش ہوتا ہے اور خوشی محسوس کرتا ہے اور اس کے پڑوسی رنجیدہ ہوتے ہیں، جن کی طرف کوئی چیز ہدیہ نہ کی گئی۔ (شرح الصدور)

(۹) حدیث شریف: یا رسول اللہ ہم اپنے مُردوں کی طرف سے صدقہ کریں اور حج کریں اور ان کیلئے دعا کریں تو کیا یہ ان کو پہونچے گا۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ ضرور پہونچے گا اور وہ اس ثواب سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے تمہاری طرف کوئی ہدیہ کیا جائے اور وہ خوش ہوتا ہے۔ (مراقی الفلاح ۳۶۳)

(۱۰) حدیث شریف: حضور انور سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ مُردوں کو جو اس کی نیکیوں سے اس کے مرنے کے بعد پہونچتا ہے وہ علم ہے جس کی اس نے اشاعت کی یا نیک اولاد ہے جس کو وہ چھوڑ گیا ہے یا قرآن شریف ہے جس کو اس نے کسی کو دے دیا ہے، یا مسجد ہے جس کو اس نے بنایا ہے یا مسافر خانہ ہے جو اس نے مسافروں کے لئے تیار کیا ہے یا نہریں ہیں جس کو اس نے جاری کیا ہے، صدقہ ہے جو اس نے اپنے مال سے تندرستی میں دیا ہے وہ اس کو موت کے بعد پہونچے گا۔ (شرح الصدور ۱۲۷)

(۱۱) حدیث شریف: حضور انور سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ جو قبرستان میں پہونچے اور پھر سورۂ یٰسین پڑھے تو اللہ تعالیٰ اہل قبور سے عذاب ہلکا کر دے گا، اور اس کو ان کی مقدار کے برابر نیکیاں ملیں گی۔ (شرح الصدور ۱۳۰)

(۱۲) حدیث شریف: حضور انور ﷺ کی خدمت عالی میں ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میں اپنی والدہ کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ جو انتقال کر گئی ہے۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ اگر تیری والدہ پر قرض ہوتا اور تو اس کو ادا کرتی تو کیا وہ مقبول ہوتا؟ عرض کیا ہاں۔ تو حضور انور ﷺ نے اس عورت کو اپنی والدہ کی طرف سے حج کرنے کا حکم فرمایا۔ (شرح الصدور ۱۲۹)

(۱۳) حدیث شریف: ایک شخص حضور انور ﷺ کی خدمت پاک میں حاضر ہوا پھر عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں اپنے والد کی طرف سے غلام آزاد کروں اور میرے والد انتقال کر چکے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: ہاں۔ (شرح الصدور ۱۲۹)

(۱۴) حدیث شریف: سیدنا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کا انتقال ہو گیا اور حضرت سعد اس وقت موجود نہیں تھے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں ان کی طرف سے کوئی چیز صدقہ کروں تو کیا ان کو فائدہ پہونچے گا؟ حضور انور ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ عرض کیا کہ میں آپ کو اس پر گواہ بناتا ہوں کہ میرا ''مخراف باغ'' میری ماں کی طرف سے صدقہ ہے۔ (ترمذی شریف ۸۵، شرح الصدور ۱۲۸)

(۱۵) حدیث شریف: حضور انور سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی قطعی طور پر صدقہ دے تو اپنے والدین کی طرف سے دے کہ وہ ان دونوں کے لئے اجر ہوگا اور اس کے اجر میں سے کچھ کم بھی نہ ہوگا۔ (شرح الصدور ۱۲۸)

(۱۶) حدیث شریف: سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ وہ حضور انور ﷺ کے ساتھ عیدگاہ میں عید قرباں کے موقع پر حاضر تھے۔ تو جب حضور انور ﷺ نے خطبہ ارشاد فرما دیا اور ممبر شریف سے اترے تو ایک بکری حاضر کی گئی۔ حضور انور ﷺ نے اسے ذبح فرمایا بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر اور فرمایا کہ یہ میری طرف سے ہے اور میری امت کے ان



افراد کی طرف سے ہے جو قربانی نہ کر سکیں۔ (ابوداؤد شریف و ترمذی شریف)

(۱۷) حدیث شریف: حضور انور سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نیک بندے کا درجہ جنت میں بلند فرمائے گا تو وہ جنتی عرض کریگا اے میرے مالک یہ درجہ مجھے کیسے ملا؟ اللہ تعالیٰ فرمائیگا تیری اولاد کی وجہ سے، جس نے تیرے لئے استغفار کیا۔ (مشکوٰۃ شریف ۲۰۶)

(۱۸) حدیث شریف: حضور انور سید عالم ﷺ کی عادت کریمہ تھی، جب کسی میت کو دفن فرماتے تو اس کی قبر کے پاس ٹھہرتے اور اس کیلئے دعا فرماتے۔ (تفسیر کبیر شریف جلد ۴ صفحہ ۱۰۷)

(۱۹) حدیث شریف: حضور انور سید عالم ﷺ نے فرمایا جو شخص قبرستان سے گزرے اور گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھکر اس کا ثواب مُردوں کو بخش دے اسکو ان مُردوں کی بدولت ان مُردوں کی برابر ثواب ملے۔ (عینی شرح ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۱۹۱، شامی جلد ۲ صفحہ ۲۴۳)

(۲۰) حدیث شریف: حضور انور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں جو شخص قبرستان جائے اور پھر سورۂ فاتحہ شریف اور درود شریف اور تکاثر شریف پڑھے اور کہے کہ یا اللہ جو کچھ میں نے تیرا کلام پڑھا اس کا ثواب قبرستان والے مسلمین مسلمات کو پہونچے تو وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کے سفارشی ہونگے۔ (مرقاۃ جلد ۲ صفحہ ۳۸۲)

(۲۱) حدیث شریف: حضور انور سید عالم ﷺ نے فرمایا جو شخص قبرستان جائے اور سورۂ یٰسین پڑھے تو اللہ تعالیٰ ان مُردوں سے مواخذہ ہلکا فرمائے گا اور جس قدر مردے قبرستان میں ہیں انکی تعداد کے برابر اس شخص کو نیکیاں ملیں گی۔ (مرقاۃ جلد ۲ صفحہ ۳۸۲)

(۲۲) حدیث شریف: حضور انور سید عالم ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے والدین یا کسی ایک کی قبر کی زیارت کرے اور اس کے پاس سورۂ یٰسین پڑھے تو اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ (عمدۃ القاری شرح بخاری شریف جلد ۱، ۸۷۵)

(۲۳) حدیث شریف: ایک شخص نے حضور انور ﷺ سے سوال کیا اور کہا میرے والدین ہیں اور میں حیات میں ان کے ساتھ بھلائی کرتا ہوں اور مرنے کے بعد میں ان کے ساتھ کیا بھلائی کر سکتا ہوں۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ مرنے کے بعد ان کے

ساتھ نیکی یہ ہے کہ اپنی نماز کے ساتھ ان کے لئے بھی نماز پڑھو اور اپنے روزوں کے ساتھ ان کے لئے بھی روزے رکھو۔ (ردالمحتار جلد۲ صفحہ ۲۴۳)

(۲۴) حدیث شریف: سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب یوم عید، یوم جمعہ، یوم عاشورہ یا شب برأت ہوتی ہے تو مُردوں کی روحیں اپنے مکانوں کے دروازوں پر کھڑے ہو کر کہتی ہیں کہ ہے کوئی جو ہم کو یاد کرے، ہے کوئی جو ہم پر ترس کھائے، ہے کوئی جو ہماری غربت کی یاد دلائے۔ (خزانۃ الروایات)

یہ چوبیس احادیث کریمہ فقیر قدیری نے ایصال ثواب کے تعلق سے تحریر کی ہیں۔ لیکن دیکھنا یہ بھی ہے کہ تیسرے دن کے تعین کے ساتھ حضور انور ﷺ نے فاتحہ کا اہتمام فرمایا ہے۔ تو اس سلسلے میں بھی ایک روایت پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

سیدنا حضرت ملا علی قاری حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتاویٰ اوز جندی میں ہے کہ حضور انور سید عالم ﷺ کے فرزند سیدنا حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کا تیسرا دن تھا کہ سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خشک کھجور اور دودھ اس میں جو کی روٹی تھی لیکر حضور انور ﷺ کی بارگاہ بیکس پناہ میں حاضر ہوئے اور حضور انور ﷺ کے نزدیک رکھا۔ آپنے اس پر سورہ فاتحہ شریف اور تین بار سورہ اخلاص شریف پڑھی یہاں تک کہ دعا کیلئے دونوں ہاتھ اٹھائے اور پھر پھیرا اپنے ہاتھ اپنے چہرے پر۔ آپنے حضرت ابوذر کو حکم فرمایا کہ اسے لوگوں میں تقسیم کردو۔ اور اس میں یہ بھی ہے کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اس کھانے کا ثواب اپنے بیٹے کو بخشا۔ (ہدیۃ الحرمین باب ۱۳ صفحہ ۶۸، ۶۹)

ہدیۃ الحرمین جس کا حوالہ آپ نے ملاحظہ فرمایا اس کتاب پر مکہ شریف اور مدینہ شریف کے ستائیس حضرات علمائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دستخط و مواہیر مبارکہ موجود ہیں۔ یوں تو خود حضرت ملا علی قاری حنفی کا اسم گرامی علماء و عرفاء میں مستند ہے۔

مذکورہ روایت کے بعد تو کوئی گنجائش ہی نہیں رہتی تیسرے دن کے تعین کے متعلق اعتراض کرنے کی کیونکہ یہ براہ راست حضور انور سید عالم ﷺ پر حملہ ہوگا۔



تیسرا دن مقرر کر کے ایصال ثواب کرنا، کھانا سامنے رکھ کر ایصال ثواب کرنا اور پھر اس کا لوگوں میں تقسیم فرمانا حضور انور ﷺ کی سنت کریمہ ہے۔

فاتحہ سوئم (تیجہ) میں مسلمان سوا لاکھ مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھ کر ایصال ثواب کرتے ہیں اور کل مومنین و مومنات کو بہ وسیلہ حضور انور ﷺ ایصال ثواب کرتے ہیں۔ یہ مبارک عمل حدیث شریف کی روشنی میں کن برکتوں، رحمتوں، سعادتوں کا حامل ہے اسکو بھی ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث شریف: حضور انور سید عالم ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے جو کوئی لا الٰہ الا اللہ ایک لاکھ مرتبہ پڑھے گا اور ثواب میت کو بخش دے تو وہ مردہ بخشا جائے گا اگرچہ سزا کے لائق ہی کیوں نہ ہو۔ (ملفوظات مخدوم جہانیاں جلد۲ صفحہ ۱۶۷)

حدیث شریف: حضور انور سید عالم ﷺ نے فرمایا جس نے ستر ہزار مرتبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھا تو وہ بخش دیا جائے۔ (شرح ملا علی قاری حنفی جلد۲ صفحہ ۳۹۹)

اس کلمہ شریف کے بارے میں اور بھی روایات آئی ہیں اور ان احادیث کریمہ نے رحمتوں کا ساون برسا دیا کہ امت کی مغفرت کیلئے دربار رسالت سے کتنا آسان نسخہ تجویز فرمایا گیا ہے۔ اس سلسلے میں بزرگان دین کے تجربات و مشاہدات کا جاننا بھی ضروری ہے کہ کلمۂ طیبہ کے ایصال ثواب سے اللہ والوں نے کیا کیا فیضان دیکھا ہے۔ آپ بھی پڑھیے اور جھومئے۔

سیدنا عارف باللہ حضرت محی الدین عربی رضی اللہ تعالیٰ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ مجھے حضور انور کی یہ حدیث پاک پہونچی ہے کہ جس نے ستر ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھا تو وہ مغفرت کردیا جائے گا۔ میں نے اس مقدار میں کلمہ طیبہ پڑھ لیا تھا۔ مگر کسی کو ایصال ثواب نہ کیا تھا یہاں تک کہ میں ایک دعوت میں ایک جوان کے ساتھ شریک تھا جو مکاشفہ میں مشہور تھا تو اس نے کھانا کھاتے کھاتے رونا شروع کردیا میں نے رونے کی وجہ پوچھی تو اس جوان نے کہا کہ بذریعہ کشف میں نے دیکھا کہ میرے ماں باپ عذاب میں مبتلا ہیں۔ حضرت عربی فرماتے ہیں کہ میں نے دل ہی دل میں "ستر ہزار مرتبہ کلمہ شریف" کا ثواب نوجوان کے والدین کو بخش دیا تو وہ نوجوان ہنسنے لگا، میں نے

جوان سے پوچھا تو اس نے کہا اب دونوں سے عذاب اٹھا لیا گیا تو میں نے حدیث شریف کی صحت اس جوان کے کشف سے پہچانی اور اس جوان کے کشف کی صحت حدیث شریف سے معلوم کی۔ (شرح ملا علی قاری حنفی جلد ۲، ۳۹۹)

بخشش و مغفرت کے لئے یہ عمل تیر بہ ہدف ہے اور اسلام کے اسی نظام کا ایک حصہ ہے کہ دنیا والے مرنے کے بعد دنیا سے جانے والوں کے لئے ایصال ثواب کرتے رہیں۔ ہمارے یہاں کلمۂ طیبہ کے شمار کے لئے چنوں کا استعمال ہوتا ہے ہیں کلو بھنے ہوئے چھوٹے چنے لے لئے جاتے ہیں تو سوا لاکھ کی تعداد پوری ہو جاتی ہے۔ یہ چنے بھی عام تبرکات کی طرح تبرک ہیں ہر غریب امیر انہیں کھا سکتا ہے کیونکہ صدقۂ نافلہ کے استعمال کا حق ہر مسلمان کو ہے۔ اگرچہ غریب النسب ہے مگر مالدار کے لئے کسی قسم کی کوئی قباحت نہیں ہے۔ وہ صدقۂ واجبہ ہے جو مالدار نہیں کھا سکتا جیسے زکوۃ، فطرہ، یا نذر شرعی۔ اس موقع پر عام طور پر یہ بات کہی جاتی ہے کہ نیاز و فاتحہ کا کھانا تو غریب ہی کا حق ہے مالدار کو نہیں کھانا چاہیے۔ یہ یا تو لاعلمی و کم علمی کی بات ہے یا پھر ''دیوانہ بہت سوچ کے دیوانہ ہوا ہے''۔

حضور انور سید عالم ﷺ نے اپنے چچا سیدنا امیر الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح کو ایصال ثواب کرنے کیلئے تیسرے دن، دسویں دن، چالیسویں دن، چھٹے مہینے اور سال بھر بعد کھانا دیا اور حضرات صحابۂ کرام بھی ایسا ہی فرمایا کرتے تھے۔

(ریاض القاصد جلد ۱۲، انوار ساطعہ ۱۳۵، حاشیہ خزانۃ الروایات)

اس روایت کی روشنی میں تو بات بالکل ہی صاف ہو گئی مگر ہم اپنے قارئین کو یہ بات ضرور بتا دیں گے کہ اگر ان تاریخوں کا تعین نہ بھی ہوتا تو بھی تاریخوں کا مقرر کرنا کوئی جرم نہ ہوتا کیوں کہ ہر نیک کام میں تعین ہوتا ہی ہے۔ سینکڑوں سالوں سے جامع مسجدوں میں جمعہ کی نمازوں کے اوقات مقرر ہیں جبکہ ظہر کے چار پانچ گھنٹوں میں کسی بھی وقت جمعہ پڑھا جا سکتا ہے۔ تو مقرر کرنا اپنی آسانی کے لئے کوئی ناجائز کام نہیں ہے۔

ایصال ثواب کی عظمتوں کو اور اجاگر کرنے کے لئے ایک روایت اور بھی ملاحظہ فرمائیں۔



سیدنا حضرت مالک ابن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ میں رات کو قبرستان پہونچا تو میں نے بہت تیز روشنی پائی۔ میں نے کہا لا الــه الا اللــه ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اہل قبور کی مغفرت کر دی۔ تو دور سے ایک ہاتف غیبی فرماتا ہے کہ اے مالک ابن دینار! یہ مسلمانوں کا اپنے بھائیوں کی طرف ہدیہ ہے۔ میں نے کہا تجھے اس ذات کی قسم جس نے تجھے گویائی عطا فرمائی مجھے کیوں نہیں بتاتا اس کی کیا حقیقت ہے؟ تو اس نے کہا کہ ایک مرد مومن اس رات کھڑا ہوا اور اس نے کامل وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی ان میں سورۂ فاتحہ شریف اور سورۂ کافرون شریف اور سورۂ اخلاص شریف پڑھی اور پھر یہ دعاء کی کہ اے اللہ میں نے انکا ثواب مومنین اہل قبرستان کے لئے ہبہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے نور و ضیاء بہ وسعت و سرور مشرق و مغرب میں داخل کیا۔ حضرت مالک ابن دینار نے فرمایا کہ میں اس شب جمعہ میں ہمیشہ دو رکعت اس طرح پڑھتا رہا تو حضور انور ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ مجھ سے فرماتے ہیں اے مالک ابن دینار! اللہ تیری مغفرت کرے اس نور کی برابر جو تو نے میری امت کی طرف کیا اور تجھے اس کا ثواب ملے اور اللہ تیرے لئے جنت میں گھر بنائے۔ جسکو منیف کہا جائے۔ میں نے عرض کیا منیف کیا ہے؟ فرمایا کہ عطل ہے اہل جنت پر۔ (شرح الصدور)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ ایصال ثواب پسندیدہ عمل ہے۔ اور مومنوں کی مغفرت کا ذریعہ ہے اور ایصال ثواب کرنے والا بھی اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے مالا مال ہوتا ہے اور جسکو ایصال ثواب کیا جاتا ہے وہ بھی مالا مال ہوتا ہے۔

مرنے والے کے یہاں کھانا کھانا کیسا ہے؟ تو ہم اتنا عرض کیے دیتے ہیں کہ مرنے والے کے وارثوں سے دعوت کی طرح کھانا مانگنا ان سے تقاضہ کرنا وغیرہ غیر پسندیدہ عمل شرعاً بھی ہے اور اخلاقاً بھی۔ البتہ اپنی خوشی سے مرنے والے کے ورثاء اگر کسی سے کھانے کو کہیں تو غریب ہو یا امیر، رشتے دار ہو یا محلے دار، مقامی ہو یا بیرونی بلا شبہ بلا جھجک کھا سکتا ہے بشرطیکہ وہ کھانا کسی نابالغ وارث کے مال سے نہ ہو۔ اس سلسلے میں بھی حضور انور ﷺ کی سیرت طیبہ ہماری رہنمائی

کے لئے موجود ہے کہ خود بنفس نفیس حضور انور ﷺ نے بھی طعام میت میں شرکت فرمائی۔ اگر یہ ناجائز ہوتا یا قابل اعتراض ہوتا تو خود حضور انور ﷺ ہرگز شرکت نہ فرماتے۔

حدیث شریف: صحابہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور انور ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں نکلے۔ میں نے دیکھا کہ حضور انور ﷺ قبر کھودنے والے سے فرماتے ہیں کہ پائینتی کی طرف سے قبر کو کشادہ کرو۔ جب بعد دفن واپس ہوئے تو اس مرنے والے کی بیوی نے ایک آدمی بھیجا کہ کھانا تیار ہے حضور انور ﷺ تناول فرمائیں۔ حضور انور ﷺ نے قبول فرمایا اور ہم سب (صحابہ کرام) آپ کے ساتھ تھے۔ اس مرنے والے کے مکان پر گئے کھانا سامنے آیا، آپ نے دست مبارک کھانے پر بڑھایا پھر تمام جماعت صحابہ نے ہاتھ بڑھایا تو ہم نے حضور انور ﷺ کو دیکھا کہ آپ لقمہ دہن مبارک میں چبا رہے ہیں اور اس کو نگلتے نہیں۔ آپنے فرمایا یہ اس بکری کا گوشت ہے جو مالک کی اجازت کے بغیر لی گئی ہے۔ عورت نے کہلا بھیجا کہ یارسول اللہ! میں نے آدمی بازار میں بھیجا تھا جہاں بکریاں بکتی ہیں تاکہ بکری خریدی جائے، تو وہاں نہ ملی تب میں نے اپنے ہمسایہ کے پاس آدمی بھیجا کہ جو بکری اس نے خریدی ہے وہ بکری مجھے دیدو، اتفاق سے وہ ہمسایہ گھر پر نہ تھا اس نے اس کی بیوی کے پاس آدمی بھیجا تو اس نے شوہر کی اجازت کے بغیر مجھے وہ بکری دیدی۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا یہ کھانا قیدیوں کو کھلادو۔ (وہ قیدی کفار تھے) (مشکوٰۃ شریف باب المعجزات)

اسی حدیث شریف کی روشنی میں مسلمانوں میں ہے کہ میت کی طرف سے ایصال ثواب کے لئے کھانا پکواتے ہیں اور فقیروں کو کھلاتے اور تقسیم کرتے ہیں اور اس میں اغنیاء کو بھی شریک کر لیتے ہیں۔ بعض لوگوں نے طعام میت کا دائرہ اتنا وسیع کر دیا ہے کہ مرنے والے کے یہاں پانی بھی نہ پیا جائے۔ یہ سب حدیث پاک کے خلاف ہے بس اتنا ہے کہ مرنے والے کے یہاں ولیمے جیسا ماحول نہیں کرنا چاہیے اور کھانے کا اور کھانا نہ کرنے پر اس سے مواخذہ نہ کرنا چاہیے کہ یہ موقعہ غم ہے نہ کہ موقعہ خوشی۔ اپنی مرضی وخوشی سے کھلائے تو کھالیا جائے۔ اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ کھانا تیار کرانا اہل میت کا بہ نیت ثواب ہو اور فقراء وغیرہ



کے لئے ہو اس میں اغنیاء کے کھالینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کیونکہ حضور انور ﷺ نے اس عورت کے یہاں دعوت قبول فرمائی تھی جبکہ اسکے شوہر کا انتقال ہو گیا تھا جیسا کہ ابھی حدیث شریف میں ذکر ہوا ہے۔ اسی سلسلے کی ایک اور روایت بھی ملاحظہ فرمائیں:

حضور انور سید عالم ﷺ کے پردہ فرمانے کے بعد حضرات صحابہ کرام کے درمیان خلافت کے بارے میں سوچ وچار شروع ہوا کہ حضور انور کا خلیفۂ اول کون ہو۔ مہاجرین کا مشورہ یہ تھا کہ مہاجرین میں سے ہونا چاہیے اور انصار کا مشورہ یہ تھا کہ انصار میں سے ہونا چاہیے اور مسئلہ خلافت طے کرنے میں نو (۹) دن گزر گئے۔ ان نو (۹) دنوں میں حضور انور ﷺ کی نو بیویوں میں سے ہر ایک روزانہ جو کچھ موجود ہوتا ان میں سے حضور انور کے نام سے کھانا کرتی تھیں۔ حضور انور ﷺ کی ازواج مطہرات میں اتنا اسباب کہاں تھا کہ اتنا کھانا کرتیں جو تمام اہل مدینہ تک پہنچ سکتا۔ اس مختصر قصے کے بعد گیارہویں دن تمام معاملات پوری طرح حل ہو گئے اور حضور انور ﷺ کے وصال کے بارہویں دن امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق خلیفۂ اول مقرر ہو گئے۔ حضور صدیق اکبر نے حضور انور ﷺ کی پاکیزہ روح مبارک کے لئے اتنا کھانا تیار کیا کہ تمام اہل مدینہ کو کافی ہو۔ مدینہ منورہ میں یہ شور اٹھا کہ آج کیا ہے؟ لوگوں نے کہنا شروع کیا **الیوم عرس رسول اللہ الیوم عرس رسول اللہ** (آج رسول پاک کا عرس ہے آج رسول پاک کا عرس ہے) اور بارہویں کا عرس مبارک مشہور ہو گیا۔ (فتح المعانی بحوالہ تفسیر زاہدی شریف)

فتح المعانی سیدنا مخدوم الملک حضرت شاہ شرف الدین یحیٰ منیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ملفوظات ہیں۔ انہوں نے بھی یہ روایت تفسیر زاہدی شریف سے نقل فرمائی ہے۔ اس روایت سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ حضرات صحابہ کرام میں انتقال کے موقعہ پر کھانا پکانے اور ایصال ثواب کرنے کا عام ماحول تھا جیسا کہ تمام ازواج مطہرات نے فرمایا اور پھر اتنا بڑا کھانا حضور صدیق اکبر نے پکایا جو تمام اہل مدینہ منورہ کو کفایت کرے اور اسکا بھی اصل مقصد روح رسول پاک کو ایصال ثواب کرنا تھا۔ معلوم ہوا کہ فاتحہ کو عرس کہنا آج کا نیا طریقہ نہیں ہے

بلکہ صحابہ کرام میں بھی لفظ عرس بولا جاتا تھا۔

تیسرے روز فاتحہ کا اہتمام کرنا حضور انور سید عالم ﷺ کی سنت کریمہ ہے جیسا کہ آپ نے اپنے صاحبزادے حضرت قاسم کی تیسرے دن فاتحہ کی۔ اسطرح تمام امت کا اس پر اجماع ہو گیا ہے اور تمام امت تیسرے دن اس فاتحہ کا اہتمام کرتی ہے۔

ہندوستان کے جلیل القدر بزرگ سیدنا حضور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جب وصال ہوا تو آپکی فاتحہ تیسرے دن عالیشان پیمانے پر منعقد ہوئی۔ خود اسی خاندان کے چشم و چراغ سیدنا حضور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ملفوظات میں ہے کہ:

تیسرے روز آدمیوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ حساب سے باہر اکیاسی (۸۱) قرآن کریم کا ختم ہونا شمار میں آیا اور اس سے زیادہ ہی پڑھے ہونگے اور کلمہ شریف کا تو کوئی شمار ہی نہیں ہے۔ (ملفوظات عزیزی)

ایک مومن اپنے اعمال صالحہ کا ثواب دوسرے مومن کو کر سکتا ہے اس سلسلے میں بھی کچھ معلومات پیش کرنا ضروری ہے۔

اہلسنت کے نزدیک انسان اپنے نیک عمل کا ثواب اپنے غیر کو پہنچا سکتا ہے۔ نماز یا روزہ یا حج یا صدقہ ہو یا اس کے علاوہ کچھ اور ہو۔ (شرح فقہ اکبر ۱۱۸)

سیدنا حضرات حسنین رضی اللہ عنہما امیر المومنین سیدنا حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے ان کے وصال کے بعد غلام آزاد کیا کرتے تھے۔ (شرح الصدور ۱۲۹)

سیدنا حضرت صفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مُردوں کو دعا کی ضرورت زندوں کے کھانے پینے سے زیادہ ہے۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ۲۸۷)

سیدنا حضرت امام احمد ابن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب تم قبرستان میں داخل ہو تو سورۂ فاتحہ شریف اور سورۂ ناس اور سورۂ فلق اور سورۂ اخلاص پڑھا کرو اور اس کا ثواب قبرستان والوں کو پہونچاؤ کہ بے شک وہ انہیں پہونچتا ہے۔ (شرح الصدور ۱۳۰)

اہلسنت و جماعت کے نزدیک انسان اپنے ہر نیک عمل کا ثواب اپنے قبر والوں کو پہونچا



سکتا ہے۔ نمازیں یا روزہ، حج ہو یا صدقہ یا قرآن و اذکار کے پڑھنے کا اجر ہو یا ان کے علاوہ اور کوئی اعمال صالحہ ہوں، تو میت کو پہونچے گا اور نفع دے گا۔ (طحطاوی ۳۶۲)

سیدنا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو گنہگار مومن و مسلمان کیلئے فاتحہ کو لازم ٹھہراتے ہیں۔ مرنے کے بعد فاسق مومن کو مسلمانوں کے طریقے پر غسل دیں اور استغفار فاتحہ و درود اور صدقات و خیرات اس کیلئے لازم چیزوں میں شمار کریں۔ (تفسیر عزیزی ۱۸۲)

دنیائے اسلام میں بعض مقامات پر سات دن مسلسل میت کی طرف سے صدقات کرتے ہیں۔ یعنی ایصال ثواب کا اہتمام کیا جاتا ہے اسکے بارے میں سیدنا خاتم المحدثین حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، مستحب یہ ہے کہ دفن کے بعد میت کے لئے سات دن تک صدقہ کریں ہر وہ چیز دیں جو میسر آئے۔ (اشعۃ اللمعات ۶۳۴)

ایصال ثواب مختصر مگر ثواب کتنا، اسے رحمت خداوندی اور رحمت نبوی کی شان کہا جائے گا۔

چنانچہ سیدنا حضرت ملا علی قاری حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک واقعہ نقل فرمایا ہے کہ:

سیدنا حضرت حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک رات میں مکہ شریف کے قبرستان میں گیا، ایک قبر پر سر لگا کر سو گیا تو قبرستان والوں کو دیکھا کہ حلقہ باندھے ہوئے بیٹھے ہیں، میں نے کہا کہ کیا قیامت آگئی؟ ان لوگوں نے کہا نہیں، لیکن ہمارے بھائیوں میں سے ایک شخص نے قل ھو اللہ احد پڑھ کر اس کا ثواب ہم کو بخش دیا ہے تو اس کو ایک سال سے ہم بانٹ رہے ہیں۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۲، ۲۸۶)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ایصال ثواب کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ خود انہیں کے قلم سے پڑھیے۔ ترجمہ فقیر قدیری کا ہے:

بائیسویں بات مجھے میرے سردار والد ماجد نے خبر دی کہ میں ہر سال حضور انور ﷺ کے ایصال ثواب کیلئے کھانا پکوایا کرتا تھا۔ ایک سال کچھ میسر نہ آسکا جو میں اس سے کھانا پکواتا تو میں نے بھنے ہوئے چنے منگوائے اور وہی لوگوں میں تقسیم کر دیے، تو میں نے رات کو حضور انور ﷺ کی زیارت کی تو میں نے دیکھا کہ حضور انور ﷺ کے سامنے وہی

چنے بھنے ہوئے رکھے ہیں اور آپ بہت خوش اور بشاش ہیں۔ (الدار الثمین ۸)

ایصال ثواب میں یہ خصوصی انعام رب ہے کہ آپ ایک کو ایصال ثواب کریں یا ازل تا ابد تمام مومنین و مومنات کو، ثواب سب کو پورا پورا ہی ملے گا، تقسیم ہو کر نہیں۔

سیدنا حضرت علامہ ابن حجر مکی رضی اللہ تعالی عنہ سے سوال کیا گیا کہ کوئی شخص قبرستان والوں کو سورۂ فاتحہ پڑھ کر ثواب بخشے تو فاتحہ کا ثواب انہیں بٹ کر ملے گا یا سب کو پورا پورا ثواب سورۂ فاتحہ کا ملے گا۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ ایک جماعت کا فتویٰ یہ ہے کہ سبکو پورا پورا ہی ثواب ملے گا اور یہی اللہ کے وسیع فضل کے لائق ہے۔ (ردالمحتار جلد اول ۲۴۵)

گویا محفل کسی ایک کے نام سے منعقد ہوتی ہے اور ایصال ثواب سب کیلئے ہو جاتا ہے اور کسی کے ثواب میں کوئی کمی بھی واقع نہیں ہوتی۔ یہ اعتراض بھی اپنی موت آپ مر گیا کہ سیدنا حضرت امام حسین شہید اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی فاتحہ بڑی دھوم دھام سے کرتے ہو مگر دوسرے بزرگوں کی فاتحہ نہیں کرتے۔ ہمارے یہاں سب کی فاتحہ ہوتی ہے اور خوب دھوم سے ہوتی ہے، محفل کا انعقاد چاہے کسی ایک کے نام سے ہو۔

سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ تعالی عنہ نے بھی یہی ارشاد فرمایا ہے اگر ایک کی روحانیت کے لئے صدقہ کرکے تمام مومنین کو شریک کرے تو سب کو پہونچے گا اور جس کی نیت سے دیا گیا ہے اس مین کچھ کمی بھی نہ ہوگی، بیشک میرا مالک وسیع مغفرت والا ہے۔ (مکتوبات شریف جلد سوم ۵۴)

حضور مجدد پاک سرہندی فرماتے ہیں کہ تمہارے مرحومین بڑے احسان کرنے والے تھے۔ اب تم پہ لازم ہے کہ احسان کا بدلہ احسان سے دو اور دعا صدقہ سے ہر وقت ان کی مدد کرو۔ اس لئے کہ میت مثل ڈوبنے والے کے ہے، انتظار کرتا ہے اپنے رشتہ دار و احباب یا بھائی یا دوست کی دعاؤں کا جو اسے پہونچتی ہیں۔ (مکتوبات شریف جلد ا، ۱۱۰)

حضور مجدد پاک سرہندی نے تو صدقہ و دعاء (فاتحہ و ایصال ثواب) کو لازم قرار دیا ہے۔ اگر اسی طرح لکھا جائے تو بہت بڑی کتاب تیار ہو جائے گی۔ اخیر میں اتنا اور لکھ دیا جائے کہ



مومنین کی قبروں پر پھول ڈالنا بھی اسلامی نقطۂ نظر سے محبوب و مطلوب ہے اور اسلام اس کو پسند کرتا ہے کیونکہ اس کا بھی میت کو اور اہل میت کو فائدہ پہونچتا ہے۔

حدیث شریف: حضور انور سید عالم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ ان قبر والوں پر عذاب ہو رہا ہے اور یہ عذاب کسی بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں ہو رہا ہے بلکہ ایک تو پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلیاں کرتا تھا۔ پھر حضور انور ﷺ نے کھجور کی تر شاخ لی پھر اس کو قبر پر گاڑ دیا ہر ایک کی قبر پر۔ حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ آپ نے کیا کیا؟ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ جب تک یہ شاخوں کے ٹکڑے سوکھیں گے نہیں اس وقت تک ان پر عذاب ہلکا ہو جائے گا۔

(بخاری شریف، مسلم شریف، ابوداؤد شریف، ابن ماجہ شریف)

اس حدیث شریف کی روشنی میں قبروں پر ہری تر پھول پتیوں کا ڈالنا ثابت ہوتا ہے جو مسنون ہے۔ اسی حدیث شریف کے تحت سیدنا حضرت ملا علی قاری حنفی رضی اللہ تعالی عنہ تحریر فرماتے ہیں:

سیدنا حضرت بریدہ بن خطیب صحابی رضی اللہ تعالی عنہ نے وصیت فرمائی کہ ان کی قبر میں دو شاخیں کھجور کی رکھی جائیں تو گویا انھوں نے فعل نبوی کی طرح برکت لینا چاہا۔

(مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد ا، ۳۸۶)

سیدنا اورنگ زیب عالمگیر رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی نگرانی میں اپنے عہد کے جلیل القدر مفتیان کے ذریعہ فتاوہ ہندیہ عرف فتاویٰ عالمگیری مرتب کرایا جو فقہ حنفی کا زبردست سرمایہ ہے اس میں ہے کہ:

گلاب کا خوشبودار پھول قبر پر رکھنا اچھا ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد ۵ باب زیارت القبور)

اب ایک اور حوالہ بھی ملاحظہ فرمائیں:

گلاب کا پھول اور دوسرے پھولوں کا قبر پر رکھنا اچھا ہے اسلئے کہ وہ جب تک تر و تازہ رہتے ہیں اللہ تعالی کی تسبیح کرتے ہیں، اس سے مردے کا جی بہلتا ہے۔

(کنز العباد، فتاویٰ غرائب تصحیح المسائل ۲۰)

حدیث شریف: جس شخص نے مسلمان کی قبر پر پھول ڈالے تو اللہ تعالیٰ اس پھول کی تسبیح کی برکت سے اس میت کو بخش دے گا اور پھول ڈالنے والے کے لئے نیکی لکھتا ہے۔

(شرح برزخ، ذوالفقار حیدریہ وسیلۃ النجات ۲۲)

جسکی قبر پر پھول ڈالے جائیں اسے بھی فائدہ اور جو ڈالے اسے بھی فائدہ۔ ایک اور حوالہ: ہمارے بعض متاخرین احباب نے اس حدیث شریف کی وجہ سے فتویٰ دیا کہ خوشبو والا پھول چڑھانے کی جو عادت ہے وہ سنت ہے۔ (طحطاوی علی مراقی الفلاح ۳۶۴)

(وہی حدیث شریف جو بخاری و مسلم وغیرہ کے حوالے سے گزری۔)

ایصال ثواب اور اس کے متعلقات سب کے سب اسلامی شرعی حیثیت کے حامل ہیں اور تمام اولیاء کرام و بزرگان دین کا ان پر عمل رہا ہے۔

لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ ہمیشہ ایصال ثواب کا اہتمام رکھیں۔ ایصال ثواب بہر حال ایصال ثواب ہے اور اس سے دنیا سے جانے والوں کا زبردست فائدہ ہے، اور تعلیمات اسلامی کے عین مطابق ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نبی حضور انور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہم سب کو مذہب اہلسنت پر استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔

ابو الانتساب
سید محمد انتخاب حسین
قدیری نعیمی اشرفی مداری عفاعنہ البصیر
قدیری منزل محلہ کسرول مرادآباد شریف یوپی انڈیا

الصلوٰة والسلام عليك يا حبيب الله



# لاکھوں درود اور لاکھو سلام

پیارے نبی پر ہر صبح و شام ✱ لاکھو ں درود اور لاکھوں سلام
پڑھتے ہیں ملکر سارے غلام ✱ لاکھو ں درود اور لاکھوں سلام

میرے نبی ہیں عالی مقام ✱ سارے ملائک انکے غلام
انکا ہے جاری جگ میں نظام ✱ لاکھو ں درود اور لاکھوں سلام

کل انبیاء کے وہ ہیں امام ✱ ممنون انکا ہر خاص وعام
خیر الرسل ہیں خیر الانام ✱ لاکھو ں درود اور لاکھوں سلام

کتنے فرشتے بہر سلام ✱ آتے ہیں در پہ ہر صبح وشام
یہ ہے نبی کا اونچا مقام ✱ لاکھو ں درود اور لاکھوں سلام

جنکا محمد احمد ہے نام ✱ بھیجا ہے انپر سب نے سلام
بھیجیں گے ہم بھی ان پر مدام ✱ لاکھو ں درود اور لاکھوں سلام

محشر کا دن ہے مشکل میں جان ✱ سوکھا گلا ہے سوکھی زبان
ہمکو عطا ہو کوثر کا جام ✱ لاکھو ں درود اور لاکھوں سلام

کیجے سلامی آقا قبول ✱ رحمت کا کیجے سب پہ نزول
کہتے ہیں ملکر سب خاص وعام ✱ لاکھو ں درود اور لاکھوں سلام

کتنے قدیری تجھ سے غلام ✱ پوری لگن سے با احترام
پڑھتے ہیں دل سے کر کے قیام ✱ لاکھو ں درود اور لاکھوں سلام

پیارے نبی پر ہر صبح و شام ✱ لاکھوں درود اور لاکھوں سلام